

از قلم: مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

نقش آغاز
ماہ صیام

پڑمردہ دلوں کیلئے حیات نو کا پیام

رحمت خداوندی کا موسم بہار ”شہر رمضان المبارک“ ملت محمدیہ کے سروں پر سلیہ فگن ہے جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمۃ و مغفرۃ جہنم سے نجات ”عشق من النار“ کا ذریعہ قرار دیا۔ نامناسب نہ ہوگا اگر رمضان کے روح پرور اور سبق آموز پہلوؤں پر ایک اچھی نگاہ ڈال دی جائے۔ رمضان کیا ہے...؟ انوار و برکات الہی کے فیضان کا مہینہ۔ تجلیات ربانی کا مظہر۔ رحمتائے واسعہ کا ظہور اور نعمتائے متوالیہ کا ابر نیسان۔ رمضان، رحیم و کریم کی رحمتوں کا وہ نکتہ عروج ہے جو اپنے جلو میں بے چین و مضطرب انسانیت کیلئے قرآن کریم جیسا نسخہ شفاء اور اکسیر ہدایت لایا اور اس طرح رمضان ہی وہ مقدس زمانہ ٹھہرا جس میں رب العالمین نے اسلام جیسی بیش بہا نعمت سے اپنی نعمتوں اور نواہیس کی تکمیل فرمائی۔ رمضان مومنین کے پڑمردہ دلوں کیلئے حیات نو کا پیغام اور عباد مقربین کیلئے جلاؤ نکھار کا مہینہ ہے۔ جس میں ذکر و فکر اور بندگی و طاعت کی محفلوں میں تازگی اور فسق و فجور کے ظلمتکدوں میں ویرانی آجاتی ہے۔ ایمان و تقویٰ کی کھیتیاں لہلہا اٹھتی ہیں اور ظلم و معصیت کی بستیاں اجڑ جاتی ہیں۔ ماہ صیام ابلیس کی بندش و رسوائی اور پراگندہ حال شکستہ خاطر مومنین کی سرفرازی اور سرخروئی کا مہینہ ہے۔ رمضان حدیث یار کے ورود و تکرار اور رات کی تنہائیوں میں محبوب و مطلوب سے مناجات اور سرگوشیوں کا عہد وصال ہے۔ رمضان جس کی آخر شب میں رب کریم اپنی آغوش رحمت پوری کائنات — پوری انسانیت — اپنے رب سے ٹوٹی ہوئی انسانیت کیلئے واکرو دیتا ہے اور اپنے مالک حقیقی سے برگشتہ بندوں کو جو دو بخشش کی صلائے عام ہوتی ہے۔ ”الامن مستغفر فاعفولہ الامن مسترزق فارزقہ الاستغنی فاعافیہ الاکذار الاکذار“ (الحديث) ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس پر خزانہ غیب سے رزق کے دروازے کھول دوں، کوئی مصیبت زدہ ہے جسے میں نعمت عافیت سے نوازوں پھر اس کے افطار کا وقت — سجان اللہ — وہ تو جہاں محبوب کے دید و مشاہدہ اور اس

کے قرب وھلی کا وہ مقام معراج ہے کہ فراق و ہجر کے ستر ہزار حجاب بیچ سے ہٹ جاتے ہیں۔ گوناگوں مسرتوں اور لقاء رب کے لمحات — ”لصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ و فرحۃ عند لقاء ربہ“ (الحدیث) روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک وقت افطار کی خوشی اور ایک اپنے رب کی زیارت اور وصال کی مسرت۔ غرض رمضان کی ہر رات شب وصال اور ہر دن یوم مشہدہ جمال ہے۔

ع ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

پھر اس میں ایک رات (لیلۃ القدر) ایسی بھی آجاتی ہے جو عظمت و مرتبت کے لحاظ سے ہزار مہینوں کے برابر ہے جس میں یکبارگی قرآن نازل ہوا جو الروح الامین اور ملائکہ رحمت و سلام کے نزول کی رات ہے جس میں ساری کائنات ”ذوالجلال والکبریاہ و معبود کی عظمتوں کے سامنے جھک کر اسکی تسبیح و تحمید میں ڈوب جاتی ہے مگر ایک عاشق زار کیف وصال اور لذت منائے جمال میں اس قدر گم ہو جاتا ہے کہ وہ اس ہزار ماہ والی رات کو ایک رات بلکہ ایک لمحہ سمجھنے لگتا ہے۔ ”کلن تم یلبسوا اللباس من نهار“ اور صبح صادق کے وقت پکار اٹھتا ہے کہ

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روستے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

اور ”ما عرفناک حق معرفتک و ما عبدناک حق عبادتک“ لا محصی شئہ علیک انت کما اھمیت علی نفسک ” کا نغمہ عجز و قصور اس کی زبان پر ہوتا ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر و ما داراک مالیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملائکۃ و الروح فیما باذن ربہم من کل امر سلام حی حتی مطلع الفجر“

پھر ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ آتش قرب اور سوزدروں سے بے تاب ہو کر رضائے مولیٰ کا طلبگار بندہ گھر بار خویش و اقارب سب کچھ چھوڑ کر اسی کے در پر ڈیرہ جمادیتا ہے اور جب تک رمضان وصال کا بلال عید چمک نہ جائے یہ بھی آستانہ یار کی چوکھٹ نہیں چھوڑتا۔ سوز و ساز، امید و بیم، درد و تڑپ، اضطراب و التجاہ اور تغلیل طعام کے بعد قطع کلام و منام اور ترک تعلقات کے اس چلہ کو ہم اعتکاف سے یاد کرتے ہیں۔ پھر وہ رمضان ہی کے ساتھات کیما اثر ہیں جن کی تاثیر سے ہماری حقیر سی نیکی، عمل قلیل اور بھلائی مزاج، اخلاص و احتساب کی آمیزش سے جبل احد جتنا مقام پالیتی ہے ہمارے نوافل فرض اور فرض ستر فرائض کے برابر ہو جاتے ہیں پھر یہ اجر و ثواب خود بارگاہ ایزدی سے براہ راست ملتا ہے۔ ”اللہ الصوم فاند لی وانا اجزی بہ“ کہ اس کی یہ بھوک و پیاس، یہ پدمردگی، یہ رلودگی صرف اسی کیلئے تو ہے اور اسی ہی کے علم میں ہے۔ کسی غیر رضامندی، ریا اور شہرت کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔ پھر اس شہر مسعود کے یہ برکات و انوار وقتی نہیں بلکہ ایک مسلمان کی

ساری زندگی اسکی بدولت ایمان واحسان کے سانچے میں ڈھل سکتی ہے بشرطیکہ رمضان کے فضائل وبرکات اور ایمان آفرین سبب نگاہوں کے سامنے رہیں اور صوم کی یہ عبادت ہر قسم کے منکرات وفواحش قول زور بے ہودہ مجالس، غیبت اور گالی گلوچ ریادعجب غرض تمام برے افعال کی آلائش سے پاک رہے کہ جب حلال سے پرہیز ہے تو حرام کی گنجائش کہاں...؟ اور اگر یہ عمل ایمان واحسان سے خالی اور ذنوب وآہام سے محفوظ نہیں — تو یہ تو زنی بھوک وہیاس ہے جس سے اللہ تعالیٰ کوئی سردکار نہیں رکھتا (الجناری) اور کتنے صائم النہار وقائم اللیل ہیں کہ جن کے پلے بجز یہیاس اور مفت کی جگائی کے اور کچھ نہیں پڑتا (الداری) روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ تمام بیہودہ اور بے حیائی کی باتوں سے دستبردار ہونے کا نام ہے۔ (الحدیث) روزہ تو گناہوں اور جہنم کی آگ سے بچانے والی ایک ڈھال ہے جبکہ روزہ دار اسکو جھوٹ اور غیبت سے چھید نہ ڈالے (نسائی وغیرہ) یہ مہینہ سراپا وعظ ونصیحت ہے اور اس کا ہر پہلو صدہا نصیحتوں سے لبریز ہے یہ مہینہ صبر کی تلقین کرتا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہم نے لذائذ وشہوات کو ترک کر دیا۔ اس طرح مومن کی ساری زندگی منکرات وفواحش اور منہیات سے صبر و گریز کی آہنہ دار ہوگی۔ یہ مہینہ ہمیں جہاد سکھلاتا ہے کہ نفس تو عدوا کبیر اور اس کا مقابلہ جہاد اکبر ہے اور جب مسلمانوں نے روزہ سے نفس پر فتح پانے کا ملکہ حاصل کر لیا تو عدوا صغر کافر و مشرک کی شکست تو آسان بات ہے۔ یہ مہینہ ہمیں بھوک وہیاس کا احساس دلا کر باہمی ہمدردی، ایثار و اتفاق اور غریب پروری کا سبق دیتا ہے۔ اس لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شرمواسۃ کہا یعنی غمخواری کا مہینہ۔ ”جو خدا کے کسی بندہ پر آسائش لائے، اسے کھانا کھلائے یا صرف دودھ کی لسی یا کھجور کے دانہ اور پانی کے گھونٹ سے افطار ہی کراوے تو اسکی آگ کی متحق گردن جہنم سے نجات پائیگی۔ اور اسے جنت کا پروانہ مل جائیگا۔ جس روزہ دار نے کسی بندہ خدا کو کریا غریب کا بوجھ ہلکا کیا۔ اللہ تعالیٰ اسکی گردن سے گناہوں کا بوجھ اتار دے گا“ (الحدیث عن سلمان الفارسی) غرض یہ شر رمضان کیا ہے؟ سراپا نور و رحمت سراسر خیر و برکت، تہذیب نفس، شمع اخلاق، اصلاح اعمال، مجاہدہ و ریاضت کا مہینہ اور ملکوتی صفات کو حیوانی عادات پر غالب کرنے اور جلاء باطن اور تزکیہ روح کا موسم بہار — کتاب مبین ”قرآن کریم“ کے پیش کردہ نصاب ونظام کی عملی ٹریننگ کے ایام۔ تاکہ تم میں قرآنی زندگی پیدا ہو۔ ”یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبکم لعکم حقون۔“

شہر اولہ رحمۃ _____ واسطہ مغفرت _____ و آخرہ عقیق من التار